بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور چند روز قبل جب مجھے سابق ریجنل امیر صاحب نے سمجھانے کی غرض سے ملاقات کی تو اُنہوں نے باتکرار ایک ہی بات کہی کہ میں فی الفور حضور کو غیر مشروط معافی کا خط لکھوں۔ اِس موقعہ پر اُنہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ آپ کو علم نہیں کہ آپکی جلد جماعت میں واپسی یا معافی آپکے لیے اور آپکے بچوں کیلئے کتنی ضروری ہے۔ اُنہوں نے ہمدردانہ انداز میں یہ بھی بتایا کہ بصورت دیگر ہزار پھڈے ہیں اور تم اُنکی سنگینی سے یکسر نا آشنا ہو۔ اِس ''اِنکشاف'' کے بعد خاکسار نے نہایت اَدّب واحترام اور محبت بھرے جذبات کے ساتھ جواباً عرض کیا کہ بلکہ اَب ہمارے یعنی جماعت کے پاس رہ ہی پھڈے گئے ہیں۔۔۔ بہرحال حضور جو بھی ہے مجھے اِن پھڈوں سے نجات کیلئے اور مزید پھڈوں سے بچانے کیلئے اور اُن پھڈوں کے بیچوں بیچ موجود کھڈوں سے مستقلاً ''رستگاری'' کے واسطے جلد از جلد معاف فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ حضور آپ کو تو علم ہی ہے اور ہم سب احمدیوں سے زیادہ علم ہے کہ ہم احمدی لوگ بانئے جماعت کو ماننے کی سزا نظام سے بھی بھگت رہے ہیں۔ اِس حد تک کہ جماعت کی سخت مخالف احراری تنظیم، تحریک ختم نبوت اور دوسری تمام تردینی جماعتوں نے باہم مل کر بھی ہمیں اِس ''جرم'' کی اتنی سزا نہیں دی ہوگی جتنی کہ حضور اور حضور کی زیر نگرانی کام کرنے والے نظام جماعت کے کارندوں نے دی ہے۔ اِس ''راہِ شوق'' میں ہمارے مقاطع بھی ہوئے اخراج بھی ہوئے رسوا بھی ہوئے ماں باپ، بہن بھائی دوست احباب اور جملہ عزیز واقارب بھی ہم سے چھوٹے مگر ہم وہ اخلاق اور اخلاص کے مارے بندے ہیں کہ ہم پھر بھی برکات خلافت کے گیت گاتے رہے۔ نظام جماعت کی عظمت کے گُن گاتے رہے۔ ہم نے اِس راہ میں جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ جان مال عزت اور اولاد کی قربانی کے باقاعدہ مسجدوں میں کھڑے ہو کر حلف اُٹھائے کہ آخر جنت کس کو پیاری نہیں؟ حضور یقین جانئے جنت کی چاہ میں ہم نے اپنی زندگیوں تک کو جہنم میں دھکیل دیا مگر ہم آپ کی اور جماعت کی محبت سے پھر بھی باز نہیں آئے۔ حضور ہم درد کے ماروں کے پاس کہنے کو تو اور بھی بہت کچھ ہے مگر مجھے علم ہے حضور کا وقت نہایت قیمتی ہے۔ ابھی حضور نے مریدوں سے ہاتھ بھی چھوانے ہیں۔ قیمتی گاڑیوں کے کانوائے میں بیٹھ کر گھومنا پھرنا بھی ہے۔ اور پھر جماعت اور احباب جماعت کے غم میں بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ کھانے بھی کھانے ہیں۔ کہیں احمدیوں کو جھاڑیں بھی پلانی ہیں۔ کسی کے اخراج کی منظوری بھی از راہِ شفقت مرحمت فرمانی ہے۔ اور کسی مخرج کی منظوری کا معاملہ بھی آپ کے پیش نظر ہے اور اُس ''پیش نظر'' میں دیکھنے کی صرف یہی بات ہے کہ واپس آنے والا احمدی چل کر آرہا ہے یا سر کے بل آرہا ہے۔ اُسکی عزت غیرت سوچ کردار اور اُسکی ''مسلمان'' بننے کی اُمنگ ابھی ختم ہوئی ہے یا وہ ابھی تک ''جوں کا توں'' ہے یعنی جیسا کہ اُسے خدا نے بنایا تھا۔۔۔ الغرض حضور کے اوقات کار بہت اہم ہیں۔ لہٰذا میں غیر ضروری طور پر اُن میں حائل ہو کر گناہ کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا۔ اور یہ کہ خاکسار اِس بات کو بھی اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ جماعت میں عدل وانصاف کا قیام حقوق العباد کی ادائیگی، اظہار رائے کی آزادی، آزادی ضمیر، رواداری، میانہ روی، ایک دوسرے کا احترام، باہمی پیار ومحبت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو انسان سمجھنے کا معاملہ یہ سب باتیں فضول، واہیات، لغویات اور بکواسیات ہیں۔ جب ہمارے پاس خدا کا بنا بنایا خلیفہ یعنی ''حضور پُرنور'' موجود ہیں تو باقی باتوں کی بھلا ضرورت اور اہمیت ہی کیا؟ میں آج بھی یہ بات سمجھتا بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ ایسا سوچتے ہیں وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ وہ شر پھیلاتے ہیں۔ فسادی ہیں۔ وہ خدا کے سگے بنتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کو تو یوں دیکھتے ہی گولی ماردینی چاہیے جیسا کہ فوج کرفیوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی ماردیتی ہے۔ حضور میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں بس تھوڑے لکھے کو ہی کافی سمجھئے گا اور میں حضور سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ کبھی اسلام کو نظام جماعت پر فوقیت دینے کی حماقت نہیں کروں گا۔ بس ایک بار حضور مجھے معاف فرما کر اپنے چرنوں میں بیٹھنے کا موقع دیں۔ حضور چرنوں کا مطلب قدم ہیں۔ باقی دوسرے یعنی چرنے والے تو آپ کے پاس پہلے ہی اور تھوک کے حساب سے ہیں اور وہ خوب تھُوک بھی لگا رہے ہیں اور چر پھر بھی رہے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ عاجز بھی بعد از معافی اِنشاءاللہ ''حزبِ چرن'' کا حصّہ بن کر دین کی خدمت کرے گا۔ بس ایک بار حضور مجھے غیر مشروط طور پر معاف فرما دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور، چند سال پہلے جب مجھے ایک شخص امیر صاحب نے کہا کہ عزیزم
سے ملاقات کی تو انہوں نے بار بار یہی بات کہی کہ میں فی الفور حضور
کو غیر مشروط معافی کا خط لکھوں۔ ایک موقع پر انہوں نے مجھے یہ کہا
تمہارا کیا علم نہیں کہ اگر جلد جماعت میں واپس یا معافی آپ کے لیے
اور آپ کے بچوں کیلئے کتنی ضروری ہے۔ انہوں نے ہمدردانہ انداز میں
یہ کہا تمہارا کیا بصورت دیگر ہزار ٹکڑے ہیں اور تم ان کی سنگینی سے
بالکل ناآشنا ہو۔ ایک "ٹکڑے" کے لفظ کا [illegible] نے نہایت ادب و
احترام اور محبت بھرے چند باتیں کے ساتھ دیکر عرض کیا کہ [illegible] اب
جماعت بھی کئی جماعت کے بارے میں ... ٹکڑے ہو گئے ہیں۔۔۔ بہرحال،
حضور جو کہتے ہیں کہ آپ ان ٹکڑوں سے نجات کیلئے اور مزید ٹکڑوں سے بچانے
کیلئے اور ان ٹکڑوں کے بیچوں بیچ موجود ٹکڑوں سے مشغلہ [illegible]
کے واسطے جلد از جلد معافی [illegible] عند اللہ ماجور ہوں۔ حضور آپ
کو تو علم ہی ہے اور ہم سب احمدیوں سے زیادہ علم ہے کہ ہم
اور کتنے بار جماعت کو [illegible] نظام سے بیگانہ [illegible] ہیں۔
ایک مدت کا جماعت کی سخت مخالف ادارہ تنظیم، تحریک ختم نبوت اور دیگر
تمام تر دینی جماعتوں نے باہم مل کر بھی ایک "ذرہ" کی اتنی [illegible]
نہیں دی جو [illegible] حضور اور حضور کے [illegible] تمام گزشتہ [illegible] نظام جماعت
کے کارندوں نے دی ہے۔ یہی "راہ ہدایت" میں [illegible] کس طرح کہیں

چھوڑے ازواج کو چھوڑے اولاد کو چھوڑے ماں باپ بہن بھائی
دوست احباب اور جملہ عزیز و اقارب کو ہم سے چھوٹے مگر ہم عہد کا
اخلاص اور اخلاص کے سارے بندھن ہیں کہ ہم پھر بھی برکات
خلافت کے گیت گاتے رہے۔ نظام جماعت کی عظمت کے
گن گاتے رہے۔ ہم نے اس راہ میں جان اور مال قربانیاں
دیں۔ جانی مالی عزت اور اولاد کی قربانی کے باوجود مسجدوں میں
کھڑے ہو کر حلف بھی اٹھاتے کہ آخر جنت کس کو پیاری نہیں؟
حضور یقین جانیے جنت کی چاہ میں ہم نے اپنی زندگیوں تک کو
جہنم میں دھکیل دیا مگر ہم آپ کی اور جماعت کی محبت سے پھر بھی
باز نہیں آئے۔ حضور ہم قسمت کے ماروں کے پاس کہنے کو تو اور
بھی بہت کچھ ہے مگر مجھے علم ہے حضور کا وقت نہایت قیمتی
ہے۔ ابھی حضور نے احمدیوں سے ملنا کم کیا ہوا ہے۔ قیمتی
گاڑیوں کے کانوائے میں بیٹھ کر گھومنا پھرنا بھی ہے۔ اور پھر جماعت
اور احباب جماعت کے غم میں بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ
کھانے بھی کھانے ہیں۔ کئی احمدیوں کو جھاڑیوں کی پلیٹ ملی
ہیں۔ کسی کے ازواج کی منظوری بھی از راہ شفقت رحمت فرمائی
ہے۔ اور کسی فوج کی منظوری کا سامان بھی آپ کے پیش نظر
اس بے اندازہ دوش نظر میں دیکھیں کہ امن کی بات ہے کہ اور کس بات
والد اور دل کی زاری ہے یا پھر کے نیک ارادے ہے۔ اس کی عزت
غیرت سوچ کردار اور اس کی "مسلمان" بننے کی آخری ایک
ختم ہو رہی ہے یا دکھ ایک "جڑ کا توڑ" ہے لیکن جیسا
کر رہے خدا نے بنایا تھا ... الغرض حضور کے اوقات کار

بہت اہم ہیں۔ لہذا میں غیر ضروری طور پر ان میں حائل ہو کر گناہ
گار کیونکہ نہیں ہونا چاہتا۔ اور یہ کا خیال رکھ کر اس بات کو بھی
اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہوں کہ جماعت میں حسن عمل، الفاظ کا احکام
حقوق العباد کی ادائیگی۔ اظہار رائے کی آزادی۔ آزادی ضمیر
برداشت۔ جائز سوال، ایک دوسرے کی رائے کا احترام۔ باہمی
پیار و محبت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو انسان سمجھنے کا
معاملہ یہ سب باتیں فضول، واہیات، لغویات اور بکواسیات
ہیں۔ جب ہمارے پاس خدا کا بنایا ہوا خلیفہ یعنی حضور پر نور
موجود ہیں تو باقی باتوں کی کیا ضرورت اور اہمیت ہی کیا؟ میں
آج کی یہ بات سمجھتا بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ ایسا سوچتے
ہیں وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ وہ شر پھیلاتے ہیں۔
فسادی ہیں۔ وہ خدا کے سگے بنتے ہیں لہذا ایسے لوگوں کو تو
یوں دیکھتے ہی گولی مار دینی چاہئے جیسا کہ فوج کے ضمیر کی خلاف
ورزی کرنے والوں کو گولی مار دیا ہے۔ حضور میں زیادہ پڑھا
لکھا نہیں بس تھوڑے لکھے کو ہی کافی سمجھئے گا اور میں حضور
سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں انشاء اللہ کبھی اسلام کو نظام جماعت پر
فوقیت دینے کی حماقت نہیں کروں گا۔ بس ایکبار حضور مجھے
معاف فرما کر اپنے قدموں میں بیٹھنے کا موقع دیں۔ حضور قدموں
کا مطلب قدم ہی ہیں۔ باقی دوسرے لوگ پڑتے ہیں تو آتے

کے پاس ۵ بیٹے ہیں اور ٹھوک کے سب سے بڑے ہیں اور
دکاندار ہیں۔ ٹھوک کی گلی رہے ہیں اور پھر کہاں رہ گئے ہیں۔
اگر اللہ نے چاہا تو یہ عاجز کچھ بعد از حال انشاء اللہ
"حزب جدید" کا حصہ بنکر دین کی خدمت کرے گا۔ بس ایک بار
حضور مجھے غیر مشروط طور پر معاف فرما دیں۔